نقد و تبصرہ

نام کتاب	:	نسائم گلشن (شرح فارسی "گلشن راز")
نگارش	:	شاہ داعی الی اللہ شیرازی
تصحیح و پیشگفتار	:	محمد نذیر رانجھا
ناشر	:	مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد
صفحات	:	۵۰ + ۲۷۰ + ۵۶ (= ۳۷۶)
سال طباعت	:	۱۳۶۲ھ ش / ۱۴۰۳ھ ق / ۱۹۸۳ء
قیمت	:	۷۵ روپیہ

شیخ محمود شبستری کی "گلشن راز" ایک ایسی مختصر مثنوی ہے جس میں شیخ موصوف نے عرفان و تصوف کے بعض اسرار و رموز بڑے اجمال سے بیان فرمائے ہیں۔ اسی اجمال کے سبب بعد کے بعض عرفا نے اس مثنوی کی شرح عوام کے فائدے کے لئے ضروری سمجھی۔ لہٰذا مختلف اوقات میں اس کی پچاس سے زیادہ شرحیں لکھی گئیں جن میں سب سے زیادہ مشہور شرح جو ایران اور برصغیر پاک و ہند میں رائج اور مقبول رہی ہے شیخ شمس الدین محمد بن یحییٰ نوربخشی لاہیجی (۸۴۰-۹۱۲ھ/۱۴۳۶-۱۵۰۷ء) کی "مفاتیح الاعجاز" ہے جو کئی بار ایران اور اس برصغیر میں چھپ چکی ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی متعدد بار چھپ چکا ہے۔

مثنوی "گلشن راز" دنیا میں بڑی شہرت اور مقبولیت کی حامل رہی ہے اور اس کے ترجمے بھی بارہا عربی، ترکی، اردو، انگریزی، جرمن اور دوسری زبانوں میں ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ جو ونفیلڈ E.H.Whinfield نے کیا ہے مع فارسی متن کے مرکز تحقیقات

فارسی اسلام آباد نے ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں قدیم طبع شدہ متن سے عکسی شائع کیا ہے۔ علامہ اقبال نے اسی کتاب سے متاثر ہو کر مثنوی گلشنِ رازِ جدید لکھی ہے۔ جو ان کی کتاب "زبورِ عجم" کا ایک حصہ ہے۔

زیرِ نظر شرح "نسائم گلشن" جو سید نظام الدین محمود حسینی معروف بہ داعی الی اللہ شیرازی کی فارسی تالیف ہے اگرچہ وسعت و تفصیل کے لحاظ سے شیخ لاھیجی کی شرح کے پایہ کی شمار نہیں ہوتی لیکن مضامین کی گہرائی اور فکر کی بلندی کے لحاظ سے مذکورہ شرح اگر بہتر نہیں تو کمتر بھی نہیں کہی جا سکتی۔ علاوہ ازیں یہ شرح شیخ لاھیجی کی شرح سے تقریباً پچاس (۵۰) سال پہلے لکھی گئی ہے لیکن نامعلوم اسباب کی بنا پر اس کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی جو شیخ لاھیجی کی شرح کو حاصل ہوئی ہے۔

زیرِ نظر شرح کے مصنف شیخ داعی الی اللہ (۸۱۰ - ۸۷۰ھ) اپنے زمانہ کے نامور صوفی مبلّغ اور واعظ تھے اور سیر و سلوک کی منازل شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کے سایۂ معرفت میں طے کر کے شیراز میں اپنے شیخ کی مسندِ خلافت پر بھی متمکّن ہوئے اور تقریباً تیس (۳۰) سال تک اسی شہر میں وعظ و تدریس میں مشغول رہے۔

مصحح کتاب نے مصنف کی اسی (۸۰) کتابوں کے نام "پیشگفتار" میں دیئے ہیں جن میں ترجمۂ فارسی رسالہ شیخ محی الدین عربی، چہار چمن (بروزنِ "ہفت پیکر" نظامی) شرح مثنوی مولانائے روم، کلیات قصائد و غزلیات اور زیرِ نظر کتاب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

شارح نے عرفائے قدیم کی متعدد نگارشات سے استفادہ کیا ہے چنانچہ شیخ روزبہان، شیخ اوحدالدین بلیانی، شیخ علاؤالدین سمنانی، شیخ ابن عربی، شیخ عراقی، مولانائے روم، قاسم انوار وغیرہ کے ارشادات جابجا اپنی کتاب میں دیئے ہیں۔

یاد رہے کہ شارح نے مثنوی "گلشن راز" کے تمام اشعار کی شرح نہیں کی ہے بلکہ صرف ایسے اشعار کی شرح کی ہے جن کی تشریح ان کی نظر میں ضروری تھی۔ آخر میں شارح فاضل نے یہ عبارت دی ہے جو ان کے تدین اور احتیاط کا بیّن ثبوت ہے:

"خلاصہ وصیت بعد از توفیق این اتمام۔ واللہ ولی الانعام۔ آنست کہ ہر چہ درین شرح ونظم موافق اصل کتاب وسنّت نباشد، معتبر ندانند"

مصحح کتاب نے "نسائم گلشن" کے اصل نسخہ کے رسم الخط کی پیروی "میں گ" کو "ک" اور بعض جگہ "چ" کو "ج" "ذ" کو "ذ"، "پ" کو "ب" اور "ش" کو "س" (اور اس کے نیچے تین نقطے کے ساتھ) لکھا ہے، کتاب کے آخر میں متن شرح کے بعد تقریباً ۵۶ صفحات میں فہارس آیات احادیث و اقوال واشعار و اسامی اشخاص و کتب و اماکن و مآخذ کتاب دیئے ہیں۔

خلاصہ یہ کتاب اہل عرفان وتصوف اور تمام ایسے اشخاص کے لئے جو تصوف سے قلبی یا علمی رابطہ رکھتے ہوں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ ہم مصحح محترم کی اس کامیاب کوشش پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ان کی مزید توفیقات کے لئے دعاگو ہیں۔ نیز امید کرتے ہیں کہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد آئندہ بھی ایسی پرارزش کتابیں شائع کر کے علم و دین کی خدمت انجام دیتا رہے گا۔

(علی رضا نقوی)

نام کتاب	:	اخلاقِ عالم آرا (اخلاق محسنی)
نگارش	:	شیخ محسن فانی کشمیری
تصحیح وپیشگفتار	:	(خانم) ح۔ جاویدی منزوی
ناشر	:	مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد
صفحات	:	۱۷ + ۲۱۵ + ۲۰ (= ۲۵۲)
سال طباعت	:	۱۳۶۱ھ ش/ ۱۴۰۲ھ ق/ ۱۹۸۲ء
قیمت	:	۶۰ روپیہ

علم اخلاق ایسا موضوع ہے جس پر دنیا میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مغرب میں یونانیوں نے اور